تبصرہ وتعارف

محمد رفیق چودھری

جاوید غامدی کی کتاب 'میزان' پر تبصرہ

نام کتاب: میزان ◉ صفحات: ۶۵۸ ◉ قیمت: ۲۴۰ روپے

ناشر: المورد، ۱۵/کے، ماڈل ٹاؤن، لاہور پاکستان

زیر نظر کتاب دین اسلام سے متعلق ہے۔ خود مصنف اس کے 'دیباچہ' میں جو ۱۰/اپریل ۱۹۹۰ء کا لکھا ہوا ہے، تحریر فرماتے ہیں کہ

''اللہ کے نزدیک دین صرف اسلام ہے۔ کم وبیش ربع صدی کے مطالعہ وتحقیق سے میں نے اس دین کو جو کچھ سمجھا ہے، وہ اپنی اس کتاب میں بیان کردیا ہے۔'' (ص:۱۱)

پھر آخر میں کتاب کے 'خاتمہ' کے عنوان سے جو ۲۷/اپریل ۲۰۰۷ء کا تحریر شدہ ہے، مصنف موصوف لکھتے ہیں:

''اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ اس کتاب کی تصنیف کا جو کام میں نے ۱۹۹۰ء بمطابق ۱۴۱۰ھ میں کسی وقت شروع کیا تھا، وہ آج سترہ سال بعد پایۂ تکمیل کو پہنچ گیا ہے۔ یہ اُس پورے دین کا بیان ہے جو خدا کے آخری پیغمبر محمد ﷺ کی وساطت سے انسانیت کو دیا گیا۔'' (ص:۶۵۳)

اِس طرح بقول مصنف یہ کتاب سترہ برس (۱۹۹۰ء تا ۲۰۰۷ء) میں لکھی گئی ہے۔ یہ اوسطاً ۴۰ صفحات سالانہ کی شرح بنتی ہے۔ اِس سے قبل اُنہوں نے ربع صدی یعنی ۲۵ سال کا عرصہ دین اسلام کے مطالعہ وتحقیق میں گزارا۔ مصنف موصوف ۱۹۵۳ء کے لگ بھگ پیدا ہوئے ہیں۔ اِس حساب سے دیکھا جائے تو اگر کتاب کی ابتدا کے سال (۱۹۹۰ء) سے پہلے دین اسلام کا مطالعہ وتحقیق کی مدت ربع صدی یعنی ۲۵ سال نکالے جائیں تو یہ ۱۹۶۵ء کا سال بنتا ہے اور جب سنِ پیدائش ۱۹۵۳ء ہے تو پھر مصنف کی عمر صرف بارہ سال باقی بچتی ہے۔ گویا مصنف موصوف نے دین اسلام کے مطالعہ وتحقیق کا کام ۱۲سال ہی کی عمر میں شروع کردیا تھا۔ اب یہ اہل نظر کے سوچنے کا کام ہے کہ ۱۲سال کا ایک مکتبی بچہ (School

www.KitaboSunnat.com

Going Child) دین اسلام کے مطالعہ وتحقیق کا کتنا اہل ہوسکتا ہے؟ ویسے مصنف موصوف سے تو یہ بھی بعید نہ تھا اگر وہ یہ دعویٰ کردیتے کہ حالتِ جنینی میں بھی اُن کا زیادہ وقت دین اسلام ہی کے مطالعہ وتحقیق میں بسر ہوتا تھا، کیونکہ اگر دنیا میں کوئی مادر زاد ولی اللہ ہوسکتا ہے تو کیا مادر زاد عالم دین نہیں ہوسکتا۔ فاعتبروا یا اولی الابصار !

کتاب کے مندرجات

سب سے پہلے ایک مختصر 'دیباچہ' ہے۔ پھر 'اُصول ومبادی' کا عنوان ہے جس کے تحت تین مضامین: مبادیٔ تدبرِ قرآن، مبادیٔ تدبرِ سنت اور مبادیٔ تدبرِ حدیث لکھے گئے ہیں۔ اس کے بعد کتاب کے پہلے حصے کا آغاز الحکمة کے عنوان سے ہوتا ہے اور اس میں 'ایمانیات' اور 'اخلاقیات' پر الگ الگ بحث کی گئی ہے۔ کتاب کا دوسرا حصہ الکتاب کہلاتا ہے اور اس کے تحت قانونِ عبادات، قانونِ معاشرت، قانونِ سیاست، قانونِ معیشت، قانونِ دعوت، قانونِ جہاد، حدود وتعزیرات، خوردونوش، رسوم وآداب اور قسم اور کفارۂ قسم پر تفصیلی بحثیں موجود ہیں۔ آخر میں 'خاتمہ' کے عنوان سے دو صفحے لکھے گئے ہیں اور 'کتابیات' کی فہرست دی گئی ہے۔

مصنف موصوف کا تصورِ دین

مصنف نے اپنے تصورِ دین کی وضاحت میں قرآنِ مجید کی آیات سے استشہاد کیا ہے۔ بائبل اور قدیم صحائف کے حوالے دیے ہیں، احادیث اور بعض تاریخی شواہد پیش کیے ہیں۔ اس کے علاوہ اُنہوں نے اپنے موقف کے حق میں اپنے استاذ مولانا امین احسن اصلاحی کی تفسیر 'تدبر قرآن' سے سینکڑوں کی تعداد میں حوالہ جات درج کیے ہیں۔

لیکن اس کتاب کے مشمولات کی ترتیب کے حوالے سے بعض چیزیں کھٹکتی ہیں۔

مثال کے طور پر:

① 'ایمانیات' سے بھی پہلے قرآن وسنت اور حدیث پر غور وتدبر کرنے اور اُن کو سمجھنے کے اُصول ومبادی دیے گئے ہیں حالانکہ ایمان لانے سے قبل کسی شخص کے لیے ایسے فنی اور مشکل اُمور سے واقف ہونا ضروری نہیں۔

② 'اخلاقیات' کے باب میں سورۂ احزاب کی آیات ۳۳ تا ۳۵ کا حوالہ دیتے ہوئے یہ دعویٰ

کیا گیا ہے کہ قرآن میں صرف یہی دس اعلیٰ انسانی اوصاف یعنی اسلام، ایمان، قنوت، صدق، صبر، خشوع، روزہ، حفظِ فروج اور ذکرِ کثیر بیان ہوئے ہیں جب کہ حقیقت یہ ہے کہ قرآنِ مجید میں ان اوصاف کے علاوہ اور بھی بہت سے اعلیٰ اوصاف مذکور ہوئے ہیں جیسے تقویٰ، توکل، احسان اور عدل وانصاف (القِسط) وغیرہ۔

③ قانون عبادات میں جہاں طہارت سے متعلق مسائل مثلاً جنابت، حیض و نفاس اور وضو وغسل کا ذکر ملتا ہے وہاں پاک اور ناپاک پانی کے مسائل بیان نہیں کیے گئے۔

④ ایمانیات کے بعد عبادات کا ذکر مناسب تھا، کیونکہ دین اسلام میں ایمان لانے کے بعد سب سے پہلا حکم نماز ہی کا ہے جیسا کہ خود اس کتاب کے صفحہ ۴۸۹ پر لکھا ہے مگر اسی کتاب میں ایمانیات کے بعد اخلاقیات کا ذکر ملتا ہے اور اس کے بعد عبادات کی باری آئی ہے۔

⑤ قانونِ معاشرت میں جہاں طلاق اور اس کی بعض اقسام جیسے اِیلاء اور ظہار کو بیان کیا گیا ہے، وہاں خلع کا ذکر نہیں ہے۔

⑥ 'خورد ونوش' کی چیزوں کے عنوان کو قانونِ معیشت میں ذکر کرنے کی بجائے اسے آخر میں نجانے الگ کیوں بیان کیا گیا ہے۔ جب کہ ہبہ اور وقف کے مسائل نہ تو قانونِ معیشت میں بیان ہوئے ہیں اور نہ الگ کہیں ان کا ذکر ملتا ہے۔

⑦ کتاب میں اسلامی احکامات وتعلیمات کو جابجا 'قوانین' کے نام سے پیش کیا گیا ہے جیسے قانونِ عبادات وغیرہ۔ حالانکہ قانون اسے کہتے ہیں جس میں جرم اور سزا کا ذکر ہو۔ لیکن قریباً ۱۵۰ صفحات پر پھیلے ہوئے 'قانونِ عبادات' کے باب میں کہیں بھی جرم وسزا کا کوئی ذکر موجود نہیں ہے۔ ویسے بھی 'عبادت' کا حکم تو سمجھ میں آتا ہے مگر 'عبادت کا قانون' ناقابل فہم چیز ہے۔ شاید مصنف موصوف کے ذہن میں یہ بات ہو کہ جس طرح دنیا میں قوانین آئے دن بدلتے رہتے ہیں، اسی طرح اسلام کے بنیادی احکام بھی موم کی ناک ہے جسے کسی وقت بھی کسی طرف موڑا اور بدلا جاسکتا ہے۔

www.KitaboSunnat.com

دین کی غلط تعبیر

اس کتاب میں جو دین پیش کیا گیا ہے اور جو شریعت متعارف کرائی گئی ہے، وہ حقیقی دین اسلام اور اسلامی شریعت کے بالکل خلاف ہے۔اس میں دوسرے متجددین کی طرح اسلام کی ایسی تشکیل نو (Reconstruction) کی گئی ہے کہ وہ فی الواقع مغربی تہذیب کا چربہ معلوم ہوتا ہے۔اس کے نتیجے میں ایک نئی جعلی شریعت گھڑ لی گئی ہے اور اسلام کا ایک لبرل اور روشن خیالی ایڈیشن تیار کرلیا گیا ہے جو مغرب کے لیے بھی قابل قبول ہے اور ہمارے مغرب نواز حکمرانوں کے دل کی آواز ہے۔اب اس نئے اسلام اورنئی شریعت کی چند جھلکیاں دیکھئے:

① کتاب وسنت (اوراجماع وقیاس) کوشریعت کے ماخذ ومصادر ماننے کی بجائے منسوخ اور تحریف شدہ بائبل، قدیم صحائف اورفطرت (Nature) کوبھی شریعت کے ماخذ ومصادر قرار دیا گیا ہے۔(ص۴۵،۴۷)

② مسلمہ دینی اصطلاحات کا مفہوم بدل دیا گیا ہے۔کتاب سے مرادقرآنِ مجید ہی نہیں بلکہ اس سے توریت، زبور، انجیل اور تمام قدیم الہامی کتب وصحائف کا سلسلہ مراد ہے۔

(ص۴۳،۴۴،۴۵، ۱۵۱،۱۵۲،۱۵۳)

سنت سے مراد رسول اللہ ﷺ کے اقوال، افعال یا تقریرات نہیں ہے بلکہ اس سے مراد دین ابراہیمی کی روایت ہے۔(ص۱۴،۴۶)

③ قرآنِ مجید کی صرف ایک ہی قراء ت درست ہے، باقی سب قراء تیں عجم کا فتنہ ہیں۔ (ص۲۹،۳۲)

④ سنت قرآن سے مقدم ہے۔(ص۴۷)

⑤ سنت صرف ستائیس (۲۷) اعمال کا نام ہے۔(ص۱۴)

⑥ قرآن کی طرح سنت کے ثبوت کیلئے بھی اجماع اور عملی تواتر کا ہونا شرط ہے۔ (ص۱۴)

⑦ حدیث سے کوئی عقیدہ یا عمل ثابت نہیں ہوتا۔(۱۵،۶۱)

⑧ معروف اور منکر کا تعین اسلامی شریعت نہیں کرتی بلکہ انسانی فطرت کرتی ہے۔ (ص۴۵،۲۰۲،۲۰۳)

www.KitaboSunnat.com

⑨ مرتد کی سزا قتل نہیں ہے۔ (ص ۶۱۱)

⑩ شادی شدہ زانی کے لیے بھی کنوارے زانی کی طرح صرف ۱۰۰ کوڑوں کی سزا ہے۔ اس کے لیے رجم یا سنگساری کی حد نہیں ہے۔ (ص ۶۲۴)

⑪ آخرت میں حضرت محمد ﷺ کے لیے شفاعتِ کبریٰ ثابت نہیں ہے۔ (ص ۱۴۶ تا ۱۴۹)

⑫ حضرت عیسیٰ علیہ السلام وفات پاچکے ہیں وہ قربِ قیامت میں دوبارہ دنیا میں نہیں آئیں گے۔ (ص ۱۷۸)

⑬ کئی نبیوں کو قتل کر دیا گیا تھا، مگر کوئی رسول کبھی قتل نہیں ہوا۔ (ص ۴۸، ۵۳۵، ۵۴۵)

⑭ کافر مسلمان کا اور مسلمان کافر کا وارث ہوسکتا ہے۔ (ص ۳۹)

⑮ 'مشرکین' صرف عرب کے بُت پرست لوگ تھے، ان کے بعد دنیا میں کوئی مشرک نہیں۔ (ص ۶۰۱)

⑯ شریعت میں کھانے کی صرف چار چیزیں حرام ہیں۔ (ص ۳۶، ۶۳۳)

⑰ کافروں کے خلاف جہاد و قتال کا شرعی حکم اب باقی نہیں ہے۔ (ص ۴۹۳، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۹۷، ۶۰۱)

⑱ باجماعت نماز میں امام کی غلطی پر عورتیں بھی بلند آواز سے 'سبحان اللّٰہ' کہہ سکتی ہیں۔ (ص ۳۲۵)

⑲ نماز کی حالت میں عربی دعاؤں کے علاوہ دوسری زبانوں میں بھی تسبیح اور دُعا کی جاسکتی ہے۔ (ص ۲۹۳)

⑳ حج اور عید الاضحیٰ کے موقع پر کی جانے والی قربانی نفلی عبادت ہے۔ یہ فرض یا واجب نہیں ہے۔ (ص ۴۰۴)

ان مثالوں سے واضح ہوجاتا ہے کہ مذکورہ کتاب میں دین اسلام اور اسلامی شریعت کی غلط تعبیر کی گئی ہے۔ مصنف موصوف نے دین، کتاب، قرآن، حدیث، سنت اور شریعت کے نام سے غیر اسلامی عقائد و نظریات پیش کیے ہیں۔ اُنہوں نے بہت سے اسلامی مسلمات اور قطعی اجمالی اُمور کا انکار کرڈالا ہے۔ اس طرح اُنہوں نے درج ذیل آیت کی رُو سے 'غیر سبیل

www.KitaboSunnat.com

المؤمنین' کا راستہ اختیار کرلیا ہے:

﴿وَمَنْ يُّشَاقِقِ الرَّسُوْلَ مِنْ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُ الْهُدٰى وَيَتَّبِعْ غَيْرَ سَبِيْلِ الْمُؤْمِنِيْنَ نُوَلِّهٖ مَا تَوَلّٰى وَنُصْلِهٖ جَهَنَّمَ وَسَآءَتْ مَصِيْرًا﴾ (النساء:۱۱۵)

''جو شخص ہدایت واضح ہوجانے کے بعد رسول ﷺ کی مخالفت کرے اور مسلمانوں کے راستے کے سوا کسی اور راستے پر چلے تو ایسے شخص کو ہم اُسی طرف پھیر دیں گے، جدھر وہ خود پھر گیا اور پھر اسے جہنم میں داخل کریں گے جو بہت بُرا ٹھکانہ ہے۔''

عربیت کا رُعب جمانا

مصنف موصوف نے اس کتاب کے ذریعے اپنی 'عربی دانی' کا بھی خوب مظاہرہ کیا ہے۔ چنانچہ وہ ایک مقام پر لکھتے ہیں کہ

سورۂ انعام (٦) میں ایک آیت اس طرح آئی ہے:

﴿وَمَا مِنْ دَآبَّةٍ فِي الْاَرْضِ وَلَا طٰٓئِرٍ يَّطِيْرُ بِجَنَاحَيْهِ اِلَّآ اُمَمٌ اَمْثَالُكُمْ﴾

''اور کوئی جانور نہیں جو زمین پر اپنے پاؤں سے چلتا ہو اور کوئی پرندہ نہیں جو فضا میں اپنے دونوں بازوؤں سے اُڑتا ہو، مگر یہ سب تمہاری ہی طرح اُمتیں ہیں۔''

اس میں دیکھ لیجیے، مقابل کے بعض الفاظ حذف ہوگئے ہیں۔ مثلاً جملے کے پہلے حصے میں في الارض ہے تو دوسرے حصے میں في السماء کا لفظ نہیں آیا۔ اسی طرح دوسرے حصے میں يطير بجناحيه کے الفاظ ہیں تو پہلے حصے میں تدب علی رجليها یا ارجلها کے الفاظ حذف ہوگئے ہیں۔''

یہاں پر مصنف موصوف نے جو تدبّ علی رجليها یا ارجلها حذف مانا ہے تو ان کو قرآن مجید کی درج ذیل آیت پیش نظر رکھ کر محذوفات نکالنے چاہیے تھے:

﴿وَاللّٰهُ خَلَقَ كُلَّ دَآبَّةٍ مِّنْ مَّآءٍ فَمِنْهُمْ مَّنْ يَّمْشِيْ عَلٰى بَطْنِهٖ وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّمْشِيْ عَلٰى رِجْلَيْنِ وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّمْشِيْ عَلٰٓى اَرْبَعٍ يَخْلُقُ اللّٰهُ مَا يَشَآءُ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ﴾ (النور:۴۵)

''اور اللہ نے ہر جاندار کو پانی سے پیدا کیا۔ پھر ان میں سے کوئی پیٹ کے بل چلتا ہے، کوئی دو پاؤں پر چلتا ہے اور کوئی چار پیروں پر چلتا ہے۔ اللہ جو چاہتا ہے، پیدا کرتا ہے۔ بے شک

www.KitaboSunnat.com

اللہ ہر چیز پر قادر ہے۔''

عربیت کی دھونس جمانے سے پہلے کتاب کے مصنف کو آیت کے فقرے فمنهم من يمشي على بطنه پر غور کرلینا چاہیے تھا۔ ویسے مذکورہ آیت میں دآبة کے آگے محذوف ماننے کی ضرورت نہیں ہے، کسی معروف مفسر نے یہاں محذوف نہیں مانا۔

کتاب میں تضادات

اس کتاب کے مطالعہ سے اس کے بعض تضادات بھی سامنے آئے ہیں، مثال کے طور پر:

۱۔ قربانی کو ص۴۰۵ پر قانون، ص۴۰۴ پر نفل اور ص۶۴۹ پر سنت قرار دیا گیا ہے۔

۲۔ امام ابن شہاب زہریؒ کو پہلے غیر ثقہ اور نا قابل اعتبار راوی ٹھہرایا گیا ہے۔ (ص۳۱) اور پھر آگے چل کر اُن کی روایت کردہ احادیث پر اعتماد کیا گیا ہے۔ (ص۵۲۵ پر صحیح بخاری کی حدیث ۶۷۶۴، پھر ص۶۵۱ پر سنن ابوداؤد کی حدیث ۳۲۹۰)

۳۔ ص۲۳ پر ہے کہ قرآن ہر چیز پر مقدم ہے اور ص۴۷ پر سنت قرآن سے مقدم ہوگئی ہے۔

۴۔ ص۳۳ پر ہے کہ یہ غلط ہے کہ ہم متشابہات کا مفہوم سمجھنے سے قاصر ہیں اور پھر ص۱۸۰ پر ہے کہ متشابہات اُمور کے بارے میں ہم اصل حقیقت کو نہیں جان سکتے۔

کتاب کا اندازِ بیان

زیر نظر کتاب 'میزان' میں اگر چہ بہت ڈنڈی ماری گئی ہے تاہم یہ عام اُردو زبان میں نہیں لکھی گئی بلکہ اُردوئے مُعلّٰی میں لکھی گئی ہے۔ ہمارے علماے کرام کو بھی ایسی ہی اُردو زبان سیکھنی چاہیے۔

اس کتاب کا مصنف بہت ذہین، شاطر اور وسیع المطالعہ آدمی ہے۔ اس کی قادر الکلامی، زبان دانی، بیان کی روانی اور الفاظ کی مینا کاری و گُل کاری (Flowery) کی داد دینی پڑتی ہے۔ چند ایک اقتباسات ملاحظہ ہوں:

ایک مقام پر لکھا ہے:

''حقیقت یہ ہے کہ اپنے اُسلوب کے لحاظ سے قرآن ایک بالکل ہی منفرد کتاب ہے۔ اس میں دریاؤں کی روانی ہے، سمندروں کا زور ہے، حسنِ استدلال کی ندرتیں ہیں، ربطِ معنی کی

ادائیں ہیں، مثالیں ہیں، قصے ہیں۔ کلام میں اپنے مرکز کی طرف بار بار کا رجوع ہے، تہدید و زجر اور عتاب کے گونا گوں اسالیب ہیں، افسوس ہے، حسرت ہے، شدتِ یقین ہے، گریز کی مختلف صورتیں اور اعراض کے مختلف انداز ہیں۔ اس میں محبت و التفات کے موقعوں پر، ایں چیست کہ چوں شبنم بر سینۂ من ریزی کی کیفیت ہے اور غضب کے موقعوں پر، دریاؤں کے دل جس سے دہل جائیں، وہ طوفان کا سماں ہے۔ خطاب کے وہ عجائب تصرفات ہیں کہ آدمی اُن میں بالکل کھو کر رہ جاتا ہے۔'' (ص۲۲)

ایک اور جگہ ہے کہ

''اس دنیا میں اللہ تعالیٰ نے جو جانور پیدا کیے ہیں، اُن میں سے بعض کھانے کے ہیں اور بعض کھانے کے نہیں ہیں۔ یہ دوسری قسم کے جانور اگر کھائے جائیں تو اس کا اثر چونکہ انسان کے تزکیہ پر پڑتا ہے، اس لیے ان سے اِبا اُس کی فطرت میں داخل ہے۔ انسان کی یہ فطرت بالعموم اُس کی صحیح رہنمائی کرتی اور وہ بغیر کسی تردّد کے فیصلہ کرلیتا ہے کہ اُسے کیا کھانا چاہیے اور کیا نہیں کھانا چاہیے۔ اُسے معلوم ہے کہ شیر، چیتے، ہاتھی، کوے، گدھ، عقاب، سانپ، بچھو اور خود انسان کوئی کھانے کی چیز نہیں ہے۔ وہ جانتا ہے کہ گھوڑے، گدھے، دستر خوان کی لذت کے لیے نہیں، سواری کے لیے پیدا کیے گئے ہیں۔ ان جانوروں کے بول و براز کی نجاست سے بھی وہ پوری طرح واقف ہے۔ اس میں شبہ نہیں کہ اُس کی یہ فطرت کبھی کبھی مسخ بھی ہوجاتی ہے، لیکن دنیا میں انسانوں کی عادات کا مطالعہ بتاتا ہے کہ اُن کی ایک بڑی تعداد اس معاملے میں بالعموم غلطی نہیں کرتی۔'' (ص ۳۸)

مصنف موصوف حق و باطل میں تلبیس و آمیزش کا اور ایک ہی بات کی کئی تاویلیں کر لینے کا اتنا ماہر ہے کہ اچھے بھلے معقول لوگ بھی اس کے اس ہنر کے آگے پانی بھرتے اور دھوکا کھا جاتے ہیں۔ اس کا ثبوت آپ کو 'غامدی صاحب، علماء کے نظر میں' نامی کتاب کے مطالعے سے مل سکتا ہے۔ جس میں موصوف نے تین نو آموز مفتیانِ کرام کو خوب بیوقوف بنایا ہے۔ اس کے علاوہ آپ اُوپر کے دوسرے اقتباس کا بغور مطالعہ کرکے دیکھیں جس میں اُس نے 'اونٹ' کو کس خوبصورتی سے سیاقِ کلام سے نکال کر اور اپنی خطابت کا جوہر دکھا کر ایک غلط بات کو صحیح ثابت کرنے کی کوشش کی ہے کہ

''وہ جانتا ہے کہ گھوڑے، گدھے، دستر خوان کی لذت کے لیے نہیں، سواری کے لیے پیدا کیے

www.KitaboSunnat.com

گئے ہیں۔"

حالانکہ اونٹ سواری کا جانور بھی ہے، حلال بھی ہے اور اس کا گوشت بھی کھایا جاتا ہے اور وہ انسانی فطرت کے خلاف بھی نہیں ہے۔

کتاب کا باتصویر ٹائٹل

اس معرکۃ الآرا دینی کتاب کے ٹائٹل پر مصنف موصوف کی نہایت خوبصورت تصویر بھی چھپی ہے جو اِس کے حسن کو دوبالا کردیتی ہے۔ اس طرح یہ کتاب اپنی صوری اور معنوی اعتبار سے ایک لاجواب شاہکار بن گئی ہے۔ البتہ مذکورہ بالا تصویر ایسی ہے جو زبانِ حال سے کہہ رہی ہے۔ ع

صاف چھپتے بھی نہیں، سامنے آتے بھی نہیں!

کیونکہ یہ فقط اُن کے سر، چہرے اور گردن پر مشتمل ہے اور ان کی گردن کے عین نیچے کی طرف، صرف ایک انچ کے فاصلے پر 'صلیب' (Cross) کا نشان بھی بالکل نمایاں طور پر نظر آتا ہے جو اصل میں شاید خطاط صاحب کے فن کا کمال ہے مگر وہ ایسا منظر پیش کرتا ہے کہ ع

مقام، فیضؔ کوئی راہ میں جچا ہی نہیں
جو کوے یار سے نکلے تو سوے دار چلے

اس کے علاوہ صلیب کی یہ علامت اسلام اور مغربی تہذیب کے اس ملغوبے کو بھی ظاہر کرتی ہے جو اس کتاب کا طرۂ امتیاز اور اس کی اصل روح ہے اور یہ کہ اس کتاب میں پیش کیا ہوا دینِ اسلام اندر سے عیسائیت ہے۔

بہرحال اتنے اچھے کاغذ پر اس قدر ضخیم اور مجلد کتاب کی قیمت انتہائی مناسب ہے۔ اہل علم کو اس کا ضرور مطالعہ کرنا چاہیے۔

سانحہ ارتحال: مولانا محمد صدیقؒ آف سرگودھا کے فرزند اور جانشین مفتی عبید السلام صاحب گذشتہ دنوں مختصر علالت کے بعد رات گئے شیخ زید ہسپتال لاہور میں رحلت فرما گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون! ان کی نمازِ جنازہ بڑی عیدگاہ سرگودھا میں ادا کی گئی۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کی حسنات اور دینی خدمات کو قبول ومنظور فرما کر فردوسِ بریں میں مقام عطا فرمائیں۔ آمین!

www.KitaboSunnat.com